IslamHouse.com
مرکز أصول
Osoul Center
www.osoulcenter.com

Urdu
اردو

ایک پیغام حجاج و زائرین کے نام

إعداد
مرکز أصول

ترجمہ
ابو اسعد قطب محمد الاثری

نظر ثانی
ذاکر حسین وراثت اللہ

رسالة إلى حاج

إعداد

مركز أصول

ترجمه

ابو اسعد قطب محمد الاثري

نظر ثانی

ذاکر حسین وراثت الله

URDU

اردو

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة، ١٤٤١هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

مركز أصول للمحتوى الدعوي

رسالة إلى حاج: اللغة الأردية . / مركز أصول للمحتوى الدعوي، قطب محمد الأثري. -

الرياض، ١٤٤١هـ

٣٦ ص، ١٢ سم x ١٦٫٥ سم

ردمك : ٩٧٨-٦٠٣-٨٢٩٧-٣١-٥

١- الحج ٢- الحج - مناسك أ. الأثري، قطب محمد (مترجم) ب- العنوان

ديوي ٢٥٢٫٥ ١٤٤١/٥٥٦١

رقم الايداع: ١٤٤١/٥٥٦١

ردمك : ٩٧٨-٦٠٣-٨٢٩٧-٣١-٥

مركز أصول
Osoul Center
www.osoulcenter.com

أُعد هذا الكتاب وصمّم من قبل مركز أصول، وجميع الصور المستخدمة في التصميم يملك المركز حقوقها، وإن مركز أصول يتيح لكل مسلم طباعة الكتاب ونشره بأي وسيلة، بشرط الالتزام بالإشارة إلى المصدر، وعدم التغيير في النص، وفي حالة الطباعة يوصي المركز بالالتزام بمعاييره في جودة الطباعة.

+966 11 445 4900

+966 11 497 0126

P.O.BOX 29465 Riyadh 11457

osoul@rabwah.sa

www.osoulcenter.com

بسم الله الرحمن الرحيم

ایک پیغام حجاج و زائرین کے نام

حاجی بھائیو! آپ پر اللہ کی سلامتی اور اسکی رحمتیں و برکتیں نازل ہوں۔ امابعد:

سر زمین حرمین شریفین کی زیارت سے آپ شاد کام ہوئے، اور مدتوں بعد جو خواب آپ کے ذہن ودماغ میں گردش کر رہے تھے وہ شرمندہ تعبیر ہوئے، یہ بشارت اور شادمانی آپ کو مبارک ہو، اور آپ کو بہت بہت خوش آمدید۔

پیارے بھائی! مجھے یقین ہے کہ بلا شبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے آپ کا دل لبریز ہے، اس لئے میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو دیکھیں اور اس سفر حج میں آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہیں، مجھے کامل اعتماد ہے کہ آپ ضرور یہ فرمائیں گے کہ آپ ﷺ کو ایک جھلک دیکھنے کے لئے اور آپ کی رفاقت و صحبت کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیں گے۔

اے میرے پیارے! میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ حقیقت میں

آج آپ ﷺ کی رفاقت محال و ناممکن ہے، لیکن اس مبارک سفر میں اپنی روح وفکر میں آپ ﷺ کو اپنا ساتھی و رفیق بنائیں، لہذا ان جگہوں کو تلاش کر کے حاضری دیں جہاں آپ ﷺ تشریف لے گئے، اور دیگران تمام جگہوں کی زیارت سے اپنے آپ کو دور رکھیں جن جگہوں کی زیارت آپ ﷺ نے نہیں فرمائی، تو بلا تردد یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آپ نے اس مبارک سفر میں رسول اللہ ﷺ کو اپنا رفیق سفر بنالیا، اب آپ کے لئے ان جگہوں کی نشان دہی کی جارہی ہے جس کی زیارت کے لئے آپ بے تاب رہتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ ان جگہوں پر نہیں گئے، تو اب آپ اگر نبی اکرم ﷺ سے دور رہنا چاہتے ہیں تو ان جگہوں پر جائیں، اور اگر آپ دور رہنا نہیں چاہتے ہیں تو وہیں وہیں جائیں جہاں جہاں نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے، اور ان جگہوں کی طرف نظر التفات بھی نہ کریں جس کی زیارت رسول مکرم ﷺ نے نہ تو خود حج و عمرہ میں کی اور نہ ہی اپنے امتیوں کو اس کی زیارت کی تلقین وترغیب فرمائی۔

اصلا عبادت کے طور پر جن جگہوں کی زیارت جائز نہیں

جن جگہوں کی زیارت بنیادی طور پر جائز نہیں، عبادت سمجھ کر ان کی زیارت کرنا بہر حال اور بہر صورت نبی اکرم ﷺ کی ہدایت اور رہنمائی کے صریح مخالف ہے، ذیل کے سطور میں ان جگہوں کی تفاصیل بیان کی جارہی ہے۔

١ کتب خانہ مکہ مکرمہ:

کتب خانہ توسیع شدہ مسجد حرام کے مشرقی حصہ میں واقع ہے، بعض لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جس جگہ اس کی تعمیر ہوئی ہے وہیں آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی ہے، معاملہ جیسا بھی ہو لیکن نبی اکرم ﷺ نے نہ تو حج میں اور نہ ہی کسی بھی عمرہ کے موقعہ پراس جگہ کی زیارت فرمائی، اور واضح رہے کہ اس کی زیارت اللہ سے قربت حاصل کرنے کی ایک قسم ہے جو نبی اکرم ﷺ کی ہدایات و تعلیمات کے سراسر خلاف ہے، لہذا یہ عمل اللہ کے یہاں قابل قبول نہیں ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا، فَهُوَ رَدٌّ». [صحيح مسلم: ٣/ ١٣٤٣].

”جس شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس کے کرنے کا حکم نبی اکرم ﷺ نے نہیں دیا ہے تو وہ کام اللہ کے یہاں سے واپس کر دیا جاتا ہے“۔

اگر اس جگہ کی زیارت مسنون ہوتی یا اس کی زیارت میں خیر و بھلائی ہوتی تو آپ ﷺ بذات خود زیارت فرماتے، اور اس کے بعد اپنے اصحاب کو بھی زیارت کا حکم دیتے، لیکن اگر اس کی زیارت کا مقصد صرف کتابوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہو یا انہیں پڑھنا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اگر آپ ایسے شخص کو وہاں دیکھیں جو اس سے نا واقف ہو اور اس کے گرد طواف کر رہا ہو یا قبلہ کو اپنے پیچھے کر کے اس کے سمت نماز پڑھ رہا ہو، یا آپ یہ دیکھیں کہ اس کی عمارت سے تبرک حاصل کر رہا ہو، اور اس پر ہاتھ پھیر رہا ہو تو اس شخص کو اس کے اس قبیح فعل سے بلا کسی تردد کے روک دیں، اور نہایت شفقت ورحمت کے ساتھ اس باطل عمل کے بارے میں اسے آگاہ کریں۔

۲ غار حراء کی زیارت:

یہ وہی غار ہے جس میں آپ ﷺ بعثت سے پہلے عبادت فرمایا کرتے تھے، اگر اس غار کی کوئی خصوصیّت ہوتی یا اس کی زیارت مسنون ہوتی تو نبی اکرم ﷺ بعثت کے بعد ضرور اس کی زیارت فرماتے، جب کہ آپ

ﷺ مکہ میں بعثت اور ہجرت کے درمیان دس سال تک قیام پذیر تھے، یہ بات قطعا ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس دوران اس غار کی زیارت فرمائی ہو، اور نہ ہی حج اور کسی عمرے میں اس کی زیارت فرمائی ہو، اور نہ ہی آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے اس کی زیارت کا ثبوت ملتا ہے، لہذا عبادت کے طور پر اس غار کی زیارت کرنا آپ ﷺ کی رہنمائی کے سراسر خلاف ہے، اور معلوم ہو کہ یہ عبادت نا مقبول ہو کر عبادت کرنے والے کی طرف واپس ہو جاتی ہے، اور اس غار کے اوپر ہاتھ پھیرنے کا عمل اور گڑھی ہوئی دعاؤں کے پڑھنے کا عمل یا تبرک حاصل کرنا نہایت برا عمل اور واضح مخالفت ہے۔

۳ غار ثور کی زیارت:

یہ وہ غار ہے جس میں سفر ہجرت کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ٹھہرے تھے تاکہ کفار قریش کے تعاقب سے بچ سکیں، اس غار کی دینی اعتبار سے کوئی قیمت اور اہمیت نہیں ہے ،اور نہ ہی یہ بات پائے ثبوت کو پہونچی ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی زیارت کی ترغیب دی ہے، اور نہ ہی آپ ﷺ نے اور نہ ہی آپ کے اصحاب میں سے ہجرت کے بعد کسی نے اس کی زیارت کی، تو پھر کدھر سے اس گڑھی ہوئی عبادت کے طور پر زیارت کے خاطر لوگ آرہے ہیں؟

۴ احد پہاڑ کے قریب میدان جنگ کی زیارت:

بعض حجاج اور عمرہ کرنے والے عبادت سمجھ کر اس دعوے کے ساتھ زیارت کرتے ہیں کہ اس کی زیارت پر اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے حالانکہ یہ بالکل بے بنیاد ہے۔

۵ جبل عرفات (رحمت) کی بلندی پر چڑھنا:

بہت سے مسلمانوں کا یہ گمان ہے کہ جبل رحمت پر وقوف کئے بغیر عرفات میں وقوف مکمل نہیں سمجھا جائے گا، اسی وجہ سے ان میں سے بعض لوگ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے کو اپنے لئے لازم سمجھتے ہیں حالانکہ نہ تو اس کی کوئی حقیقت ہے اور نہ ہی یہ درست ہے، بلکہ مقام عرنہ چھوڑ کر عرفات کی پوری زمین وقوف کی جگہ ہے، اس معاملے میں ماہرین کی ایک ٹیم نے میدان عرفات کے حدبندیوں کی وضاحت کے ساتھ تحدید کر دی ہے، اس لئے کسی بھی حج کرنے والے کے لئے مناسب نہیں کہ پہاڑ کے اوپر یا اس کی چوٹی پر وقوف کی کوشش کرے، اور نہ ہی اس کے ذریعہ اللہ عزوجل کی قربت حاصل کرے، بالخصوص اپنے علاوہ غیر کے ساتھ بھیڑ بھاڑ کر کے اپنے عمل کو اس میں شامل کردے۔

بنیادی طور پر عبادت سمجھ کر جن جگہوں کی زیارت جائز ہے

لیکن اس بارے میں صراحت کے طور پر کوئی ایسی چیز ثابت نہیں ہے جو اپنے غیر سے ہٹ کر ان جگہوں کو امتیازی درجہ دے سکے، اور حج یا عمرہ میں اس کی زیارت کی خصوصیت حاصل ہو سکے ۔

انہیں میں سے چند قبرستان ہیں جن کی زیارت موت کو یاد کرنے کی خاطر، اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے، اور غیر شرعی کاموں سے دور رہ کر عمل صالح بجالاکر دار آخرت کی تیاری کے لئے جائز قرار دی گئی ہے، لیکن دور حاضر میں قبروں کے پاس جو غیر شرعی امور کئے جاتے ہیں انھیں دیکھ کر پیشانی شرم سے جھک جاتی ہے، یہی نہیں وہاں پر عورتوں کے ساتھ مردوں کا اختلاط، اور بعض لوگوں کا مردوں کو پکارنا، اور ان سے مدد چاہنا یہ سب کچھ علانیہ طور پر ہوتا ہے، اگررسول اکرم ﷺ نے انہیں ایسی حالتوں میں دیکھتے تو آپ انہیں اس سے ضرور روک دیتے ،اور ان کے اس اعمال کی نکارت کو ضرور واضح فرماتے، تو اگر آپ قبروں پر ہونے والی ان کاروائیوں

کے انکار کی استطاعت رکھتے ہیں تو قبر کی زیارت کریں، اور بھلائی کا حکم دیں، غیر شرعی امور سے روکیں، اور اللہ کے یہاں اجر کی امید رکھیں، قبروں کی زیارت کی مشروعیت کے ہوتے ہوئے کچھ لوگ تو حج اور عمرے میں کچھ قبروں کو زیارت کا خصوصی درجہ دیتے ہیں حالانکہ دین اسلام میں اس کو کوئی خصوصیّت حاصل نہیں ہے، انہیں میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱ مکہ مکرمہ میں مقبرہ معلاۃ:

اس قبرستان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت سی قبریں ہیں،بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر بھی یہیں ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ سے کہیں بھی یہ نہیں ملتا کہ حج یا عمرہ کے دوران خصوصی طور پر آپ کی قبر کی زیارت کی ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں آپ کا بہت بڑا مقام ومرتبہ تھا۔

۲ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر :

مکہ سے نکلنے وقت مدینہ ہائی وے روڈ کے شروع میں یہ قبر واقع ہے، خصوصی طور پر حج اور عمرہ کسی بھی موقع سے اس کی زیارت ثابت نہیں ہے، اور اس کی زیارت کے تعلق سے گفتگو یوں ہی ہے جیسے باقی قبروں کی زیارت۔

۳ مائی حوا کی قبر:

یہ قبر ایک گمان کے مطابق جدہ میں واقع وزارت خارجیہ کی عمارت کے سامنے واقع ہے، اور کیسے کسی کو یہ مجاز حاصل ہے کہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ یہ ان کی ہی قبر ہے؟ یہ ایک عجوبہ ہے، بہر حال ہمارے نبی ﷺ نے نہ تو خود ان کی زیارت کی اور نہ ہی اس کی زیارت کی رہنمائی کی، اور چونکہ اس کا قبر ہونا ہی ثابت نہیں ہو سکا لہذا عبادت کی غرض سے اس کی زیارت عقل سلیم کے عین مخالف ہے، اور ساتھ ہی ساتھ نبی کریم ﷺ کی ہدایت کے بھی صریح مخالف ہے، اور بالخصوص جہاں وسیلہ پکڑنا اور برکت حاصل کرنا یا اس کے علاوہ جو شرک کی راہ ہموار کرے، یا شرک تک پہنچا دے تو جب اس نوعیت کا عمل اس سے جڑ جائے تو یہ اور ہی زیادہ شریعت کے خلاف ہے۔

۴ نبی کریم ﷺ کی والدہ آمنہ بنت وہب کی قبر:

اس قبر کے پاس بڑے بڑے غیر شرعی امور پائے جاتے ہیں جیسے اس کے پہلو میں نماز پڑھنا، پیسے پھینکنا، اور اس پر کپڑے ڈالنا، اور طواف و تبرک کرنا، آپ ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے حج یا عمرہ میں ان کی قبر کی زیارت فرمائی ہو، اور نہ ہی ان کی قبر کی زیارت کے متعلق کوئی قابل ذکر

فضیلت وارد ہوئی ہے، بلکہ اللہ عز وجل نے تو نبی ﷺ کو ان کی مغفرت کی دعا کی بھی اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔

امام نووی رحمہ اللہ اپنی صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا فرمان:

«اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لأُمِّي، فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا، فَأَذِنَ لِي».

"میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ میں اپنی ماں کے لئے دعائے مغفرت مانگوں، تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی، اور پھر میں نے اپنے رب سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مل گئی"۔

اس حدیث کی روشنی میں زندگی میں مشرکین کی زیارت، اور وفات کے بعد ان کی قبر کی زیارت کا جواز ہے، چونکہ جب ان کی وفات کے بعد ان کی زیارت جائز ٹھہری تو بحالت زندگی بدرجہ اوٰلی جائز ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَصَاحِبْهُمَا فِي ٱلدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ [لقمان: ١٥]

"اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح گذر بسر کرو"۔

اور اس حدیث کے اندر کفار کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی اپنے والدہ کی زیارت کا سبب کا مقصد قوت موعظت کا حصول اور قبر کے مشاہدے سے بڑی نصیحت مطلوب ہے، اور حدیث کا آخری ٹکڑا:

«فَزُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ».

”تم لوگ قبروں کی زیارت کرو کیوں کہ یہ تمہیں موت کی یاد دلائے گی“۔

اسی بات کی تائید کرتا ہے۔(شرح النووی علی مسلم:۷/۴۵)

بنیادی طور پر جن قبروں کی زیارت مستحب ہے

۱ نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت:

آپ ﷺ کی قبر کی زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی آپ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو، اور یہ کہتے ہوئے دعائے سلامتی دے:

السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ الله وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى الله عَلَيْكَ، وَجَزَاكَ عَنْ أُمَّتِكَ خَيْرًا .

۲ آپ ﷺ کے دونوں ساتھی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبر کی زیارت:

رسول اللہ ﷺ کو دعائے سلامتی دینے کے بعد اپنے داہنے جانب ایک قدم یا دو قدم چل کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹھہر جائے، اور یہ کہتے ہوئے انہیں دعائے سلامتی دے:

السَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ خَلِيفَةَ رَسُولِ الله ﷺ وَرَحْمَةُ الله وَبَرَكَاتُهُ، رَضِيَ الله عَنْكَ وَجَزَاكَ، عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ خيرًا .

اس کے بعد اپنے داہنے جانب ایک دو قدم آگے بڑھا کر عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹھہر جائے، اور یہ کہتے ہوئے دعائے سلامتی دے:

السَّلامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ! وَرَحْمَةُ الله وَبَرَكَاتُهُ، رَضِيَ الله عَنْكَ، وَجَزَاكَ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيرًا.

۳ قبرستان بقیع غرقد کی زیارت کرنا اور اس میں مدفون مسلمانوں کو دعائے سلامتی دینا:

عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کچھ اس طرح دعائے سلامتی دینا:

السَّلامُ عَلَيْكَ يَا عُثْمَانُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ! وَرَحْمَةُ الله وَبَرَكَاتُهُ، رَضِيَ الله عَنْكَ وَجَزَاكَ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيرًا.

۴ احد پہاڑ جانا اور حمزہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبر کی زیارت کرنا:

یہاں پر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبر ہے، یہاں آنے کے بعد ان کے لئے دعائے سلامتی کرے، اور ان کی مغفرت، رحمت ورضوان کے لئے اللہ سے دعا کرے۔

ایسے مقامات جہاں عبادت جائز ہے لیکن عبادت کے قصد کے ساتھ وہاں جانا جائز نہیں

یہی وہ مساجد ہیں جو نبی ﷺ کے شہر (مدینہ طیبہ) میں واقع ہیں، ان مسجدوں کو دیگر مساجد کے مقابل میں کوئی بھی امتیازی مقام حاصل نہیں ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس روئے زمین پر مساجد اللہ کے گھر ہیں، لیکن ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ مساجد میں سے کسی بھی مسجد کو ہم کوئی خصوصیّت کا درجہ دے دیں، بایں طور کہ کتاب و سنت کی دلیل کی روشنی میں ہی نماز کے ذریعہ اللہ کی قربت کے حصول کی لئے ان کی زیارت کا قصد کریں، جیسے مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصی و مسجد قباء، بلکہ جب نماز کا وقت آجائے تو اہل سنت کی کسی بھی مسجد میں ایک مسلمان کو نماز پڑھ لینی چاہیئے، اس لئے نماز یا بندگی کی خاطر خصوصی طور پر ان مساجد کا قصد کرنا قطعا مناسب نہیں، اس لئے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت ہے، چہ جائے کہ انسان وہاں پہونچ کر ان مقامات سے تبرک حاصل کرے،

یاانکی دیواروں پر ہاتھ پھیرے، یاگانٹھ وغیرہ باندھ کر منع کردہ منکر کام کرے، جو جاہلوں کا عمل ہے، اور کبھی تو یہ عمل شرک اور کبھی ذریعہ شرک بن جاتا ہے۔ اور انہیں مساجد میں سے یہ درج ذیل مساجد ہیں:

سبع مساجد(سات مسجدیں) ان میں سے چھ کا ذکر آرہاہے، لیکن ساتویں مسجد بنام ابو بکر الصدیق کچھ دنوں پہلے منہدم کردی گئی ہے۔

۱ مسجد فتح یا احزاب:

یہ ساتوں میں سب سے بڑی مسجد ہے، جس کی عمارت کوہ سلع کے مغربی دامن میں بلندی پر واقع ہے،اور یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ اس غزوہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کو جو فتح حاصل ہوئی تھی اسی کی وجہ سے اس مسجد کا نام فتح یااحزاب رکھاگیا۔

۲ مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ:

یہ مسجد فتح سے متصل صرف بیس میٹر کے فاصلے پر کوہ سلع کی بنیاد میں جنوبی سمت میں واقع ہے، غزوہ احزاب کے موقع پر مدینہ کی حفاظت کی خاطر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خندق کھودنے کی رائے دی تھی، اسی وجہ سے اس مسجد کا نام مسجد سلمان فارسی پڑا۔

۳ مسجد ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ:

یہ مسجد مسجد سلمان فارسی کے جنوب مغرب میں پندرہ میٹر کی دوری پر واقع ہے، اس کی تعمیر اور تجدید اس سے پہلے بیان کردہ دونوں مسجدوں کے ساتھ ہوئی تھی لیکن اسے ابھی ابھی منہدم کر دیا گیا ہے۔

۴ مسجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ:

اس مسجد سے متصل صرف دس میٹر کی دوری پر جنوب میں مسجد ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ واقع ہے، اور یہ لمبی اور خوشنما شکل میں واقع ہے، اور اس کی غیر چھت والی کشادہ آنگن ہے، اور سطح ارض سے تقریبا آٹھ سیڑھی بلند ہے، اور اس کی طرز تعمیر مسجد فتح کی عمارت سے ملتی جلتی ہے، بسا اوقات اسی کے ساتھ ساتھ اس کی تعمیر اور تجدید ہوتی رہی۔

۵ مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

یہ مسجد فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے مشرقی سمت میں ایک بلند مستطیل شکل والے ٹیلے پر واقع ہے، اور یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ اسی جگہ پر علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن ود العامری کو قتل کیا تھا جس نے غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق پار کرنے کی جسارت کی تھی۔

٦ مسجد فاطمہ بنت رسول ﷺ:

تاریخی حوالوں میں یہ مسجد سعد بن معاذ کے نام سے موسوم ہے، یہاں پر واقع تمام مساجد میں یہ سب سے چھوٹی مسجد ہے، اور یہ مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مغربی سمت میں واقع ہے۔

٧ مسجد قبلتین:

بعض لوگ اسے ساتویں مسجد شمار کر رہے ہیں، اور یہیں رسول اللہ ﷺ پر کعبہ شریف کی طرف قبلہ تحویل کرنے کے متعلق وحی نازل ہوئی، جب کہ اس سے پہلے بیت المقدس ہی قبلہ تھا، اسی وجہ سے اس کا نام مسجد قبلتین پڑ گیا، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آدھی نماز مسجد اقصی کی طرف رخ کر کے اور آدھی نماز مسجد حرام کی طرف رخ کر کے ادا فرمائی، لیکن جن مسجدوں میں نماز ادا کرنے کی خاطر سفر کرنے کا قصد کرنا مسنون ہے ان میں مسجد قباء ہے جس کی طرف آدمی پاک وصاف ہو کر نکلے، اور اس میں نماز ادا کرے، جیسا کہ بخاری ومسلم کی حدیث جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

«كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ». [صحيح البخاري: ٢/٦١، وصحيح مسلم: ٢/١٠١٦].

”رسول اللہ ﷺ مسجد قباء کبھی سواری سے اور کبھی پیدل چل کر آتے تھے، اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے“۔

پیارے بھائیو!

گزشتہ سطور میں میں نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ موسم حج یا عمرہ میں ان جگہوں کی زیارت کے لئے ادنی خصوصیّت بھی حاصل نہیں، اور میں نے وہاں پر واقع ہونے والے بعض غیر شرعی امور کی بھی نشاندہی کردی ہے، اور میں آپ کو آپ کے محبوب و مکرم نبی ﷺ کا فرمان یاد دلاتا ہوں:

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ، فَهُوَ رَدٌّ». [صحيح مسلم: ٣/١٣٤٣].

”جس نے ہمارے دین میں ایسا کام ایجاد کیا جس کا تعلق اس سے نہیں تو وہ کام اللہ کو قبول نہیں“۔

یعنی اس نے ایسی عبادت کی جس کی دین میں کوئی اصل واساس نہیں تو وہ قابل قبول نہیں گرچہ وہ اس کی ادائیگی کرنے والے کی نظر میں بہت اچھا ہی کیوں نہ ہو۔

اور میں آپ کو نبی اکرم ﷺ کا وہ فرمان بھی یاد دلاتا ہوں:

«... وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ، وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ». [صحيح ابن خزيمة: ٣٤١/٣].

"سب سے برا کام دین میں نئی نئی چیزیں ایجاد کرنا ہے، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے"۔

اور آخر میں میں آپ کو یہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ ان جیسی بدعتوں کے ارتکاب کرنے والے لوگ بروز قیامت نبی اکرم ﷺ کے حوض پر وارد ہونے سے روک دیے جائیں گے،اور یہی دھتکار اور آپ ﷺ سے دوری کے بڑے سبب بنیں گے، آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان جائیں، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایاہے:

«إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي».

[صحيح البخاري: ٢٤٠٦/٥].

"میں حوض پر لوگوں کا انتظار کروں گا، جو میرے پاس سے گزرے گا وہ سیراب ہو گا، اور جو وہاں سیراب ہو گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہو گا،میرے پاس کچھ ایسے لوگ آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے،پھر ہمارے اور ان کے درمیان حائل کر دیا جائے گا ،تو میں کہوں گا : "یہ تو ہمارے ہی لوگ ہیں"، تو مجھ سے یہ کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئ چیزیں ایجاد کیں، تو میں کہوں گا: "دوری ہو، دوری ہو، ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے میرے دین میں میرے بعد تبدیلی کی"۔

تو کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ آپ اپنے نبی کے حوض سے سیراب ہونے سے محروم کر دیئے جائیں، اور کیا آپ یہ چاہیں گے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان پردہ حائل کردیا جائے، اور آپ کو وہاں سے دھتکار کر بھگا دیا جائے، اور آپ سے وہ فرمائیں کہ جس نے میرے بعد تبدیلی کی اسے دوری ہو، اسے دوری ہو؟۔ اللہ کی پناہ!

پیارے بھائیو!

جب تمام بدعات شر ہیں، تو بدعات کا شر شرک ہے، اور وہ تمام امور

جو شرک کی راہ دکھائیں سب شر ہیں،اور شرک اکبر کا انجام جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہنا ہے ۔ اللہ کی پناہ!

گزشتہ سطور میں جن جگہوں کا ذکر ہوا وہاں بیشتر ایسے کام ہوتے ہیں۔

اے میرے بھائی!

ذرا ہم ٹھنڈے دماغ سے سوچیں کہ ہم تو جہنم سے راہ فرار اختیار کرنے والے، اور اللہ سے جنت کے طلب گار ہیں، تو بھلا ہم اپنی ذات کے لئے ایسے افعال سے کیسے راضی ہوں گے، اور ان کی تفصیلات کچھ یوں ہیں:

۱ ان جگہوں کے گرد طواف کرنا جیسے لائبریری، قبریں اور میدان عرفات کی پہاڑی وغیرہ، واضح رہے کہ بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی اور چیز کا طواف جائز نہیں ۔

۲ قبر پر نماز پڑھنا اور اسے قبلہ بنانا۔

۳ غیر اللہ کو پکارنا اور ان سے حاجت روائی کی درخواست کرنا، جیسے آپ ﷺ کو مدد کے لئے پکارنا، یا قبر والوں کو پکارنا۔

۴ مکتبہ کی دیوارں، قبروں، جنگی مقامات اور بعض جگہوں کی مٹی سے برکت حاصل کرنا۔

۵ درختوں پر اور بعض جگہوں پر گرہیں لگانا، اور دعائیں لکھ کر کاغذوں کو بعض جگہوں پر ڈالنا۔

٦ قبر کی دیواروں اور اس کے کھمبوں پر ہاتھ پھیرنا اورچومنا، اور دھاگے باندھنا اور اس سے برکت حاصل کرنا۔

۷ قبر والے کا تقرب حاصل کرنے کی خاطر بعض قبروں پر خوشبو ملنا اور روپۓ وغیرہ کا نذرانہ پیش کرنا۔

۸ بعض لوگوں کا گریہ وزاری کے ساتھ بالکل نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر قبر کے روبرو کھڑے ہونا۔

اے میرے بھائی!

اخیر میں میں اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو اس قافلہ حج میں اور آپ کے آنے والے مبارک دنوں میں اللہ کی کتاب قرآن اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ کو آپ کے گناہوں ، بدعات اور خطاؤں سے اتنا ہی دور کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب کے دونوں سمتوں کے درمیان ہے، اور اللہ آپ کو ان لوگوں میں سے بنائے جو حج مبرور

اور گناہ مغفور کے شرف سے مشرف ہوکر اور نو مولود کی طرح گناہوں سے پاک ہو کر سفر حج سے واپس ہونے والے ہیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ.

فہرست مضامین

ایک پیغام حجاج و زائرین کے نام	7
اصلا عبادت کے طور پر جن جگھوں کی زیارت جائز نہیں	9
کتب خانہ مکہ مکرمہ	9
غار حراء کی زیارت	10
غار ثور کی زیارت	11
احد پہاڑکے قریب میدان جنگ کی زیارت	12
جبل عرفات (رحمت) کی بلندی پر چڑھنا	12
بنیادی طور پر عبادت سمجھ کر جن جگھوں کی زیارت جائز ہے	13
مکہ مکرمہ میں مقبرہ معلاۃ	14
ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر	14
مائی حوا کی قبر	15
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنت وہب کی قبر	15
بنیادی طور پر جن قبروں کی زیارت مستحب ہے	19
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت	19
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ساتھی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبر کی زیارت	19

قبرستان بقیع غرقد کی زیارت کرنا اور اس میں مدفون مسلمانوں کو دعائے	20
احد پہاڑ جانا اور حمزہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبر کی زیارت کرنا	20
ایسے مقامات جہاں عبادت جائز ہے لیکن عبادت کے قصد کے ساتھ وہاں جانا جائز نہیں	21
مسجد فتح یا احزاب	22
مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	22
مسجد ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ	23
مسجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	23
مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	23
مسجد فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	24
مسجد قبلتین	24
فہرست مضامین	31

IslamHouse.com

IslamHouseOr IslamHouseOR/ islamhouse.com/or/

IslamHouseOr/

For more details visit
www.GuideToIslam.com

GUIDE TO ISLAM

contact us :Books@guidetoislam.com

Guidetolslam.org Guidetoislam1 Guidetoislam www.Guidetoislam.com

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف : ٩٦٦١١٤٤٥٤٩٠٠+ فاكس : ٩٦٦١١٤٩٧٠١٢٦+ ص ب : ٢٩٤٦٥ الرياض : ١١٤٥٧

ISLAMIC PROPAGATION OFFICE IN RABWAH

P.O.BOX 29465 RIYADH 11457 TEL: +966 11 4454900 FAX: +966 11 4970126

ایک پیغام حجاج و زائرین کے نام

یہ ایک قیمتی رسالہ ہے جسے عازمین مکہ و مدینہ کے نام تیار کیا گیا ہے، انداز کافی پر کشش اور خوبصورت ہے، اس رسالہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ نبویہ میں واقع ان اسلامی اور تاریخی مقامات کا ذکر کیا گیا ہے جس کی زیارت کے لئے عازمین حج و عمرہ و زیارہ ٹوٹ پڑتے ہیں، اور اس کی شرعی حیثیت سے واقف نہیں ہوتے، اس لئے اس رسالہ میں زیارت کے جائز وغیر جائز مقامامت کا دلائل کی روشنی میں ذکر کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ غیر شرعی امور کے پیچھے پڑ کر اپنے آپ کو نہ تھکائیں، اور نہ ہی اس کے سفر کا ارادہ کریں۔

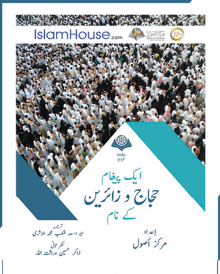

IslamHouse.com
مرکز أصول
Osoul Center
www.osoulcenter.com
Rabwah